Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۲ھ، یکم وفا ۱۳۵۱ ہش، یکم جولائی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۴۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آدم کامل بننے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو

اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو انسان اشرف المخلوقات ہے ورنہ کیڑوں سے بدتر ہے

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان کو آدم بننا چاہیئے۔ آدم سے مراد کامل انسان ہے۔ جب انسان کامل آدم بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم سجدہ (اطاعت) کا دیتا ہے اور اس کے ہر ایک کام کو خدا تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ سے سرانجام دیتا ہے۔ لیکن آدم کامل بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو۔ جب انسان ہر ایک حرکت اور سکون حکم الٰہی کے نیچے ہو کر کرتا ہے تو انسان خدا کا ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ انسان کا والی وارث ہو جاتا ہے اور پھر اس پر کوئی مخالفت سے دست اندازی نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ آدمی جو احکام الٰہی کی پروا نہیں کرتا، خدا تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا جیسا کہ آیت کریمہ وَلَا یَخَافُ عُقْبٰھَا سے ظاہر ہے یعنی نافرمانوں پر جب وہ عذاب کرنے پر آتا ہے تو ایسی لاابالی سے عذاب آتا ہے کہ وہ کسی ہلاکت سے ان کے بال بچوں کی بھی پروا نہیں کرتا کہ ان کا حال ان کے نافرمان والدین کے بعد کیا ہوگا۔ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ یعنی خدا تعالیٰ کو تمہاری پروا ہی کیا ہے اگر تم اس کی فرمانبرداری میں کوشاں نہ ہو اور اس کے احکام کو بےپروائی سے دیکھو۔ دنیا میں لاکھوں بکریاں بھیڑیں ذبح ہوتی ہیں لیکن کوئی ان کے سرہانے بیٹھ کر نہیں روتا۔ اس کا کیا باعث ہے؟ یہی کہ ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے انسان کی ہلاکت کی بھی آسمان پر کوئی پروا نہیں ہوتی جو اس سے سچا تعلق نہیں رکھتا۔ انسان اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتا ہے تو اشرف المخلوقات ہے ورنہ کیڑوں سے بھی بدتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۸، ۱۲۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۳۰ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ وہاں ابتداءً گرمی کی وجہ سے ضعف کا اثر پہلے ہی کی طرح قائم رہا بعد ازاں طبیعت نسبتاً بہتر ہو گئی۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۳۰ جون۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۱۲ احسان (۱۲ جون ۱۹۷۲ء) کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الٰہی تصرف کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کی پیدائش سے دو ہفتہ قبل اس کی بشارت دیتے ہوئے اس کا نام مجیب الرحمٰن تجویز فرمایا تھا چنانچہ یہی نام رکھا گیا۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح عمر دے اور اسے والدین اور سلسلہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(ملک محمد سلیم بی۔اے مربی سلسلہ احمدیہ)

اس سال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ ۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی مقامی طور پر اور ۲۲ جولائی سے ۱۴ اگست تک مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

میٹرک اور ایف اے کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم وفا ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استقامت کی اصل حقیقت اور اسکے حصول کا طریق

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے متبعین پر استقامت کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات ہی واضح نہیں فرمائیں بلکہ انہیں یہ بھی بتایا کہ فی الاصل استقامت سے کیا مراد ہے تاکہ وہ استقامت کے مالہٗ وما علیہ سے اچھی طرح واقف ہو کر حصولِ نصرتِ الٰہی کے اِس بنیادی ذریعہ سے پورے طور پر مستفیض ہو سکیں اور عند اللہ حقیقی معنوں میں فائز المرام قرار پا سکیں۔

حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ استقامت کے ظاہری معنے تو یہی ہیں کہ انسان قبولِ حق کے بعد اُس پر پورے ہمت و استقلال کے ساتھ قائم رہے اور اِس راہ میں پیش آنے والی مشکلات و مصائب کو انشراح صدر کے ساتھ برداشت کرکے تعلق باللہ میں ترقی کرتا چلا جائے تا اِس طرح شیطان کے ورغلانے اور اسے صراطِ مستقیم سے بھٹکانے کا امکان ہی کالعدم ہو جائے۔ لیکن لغوی معنوں کی رُو سے جن سے یہ مذکورہ بالا اصطلاحی معنے مستنبط ہیں ہر چیز کی طبعی ہیئت اور اس کے اجزائے ترکیبی کے ایک خاص وزن اور اندازے کے مطابق امتزاج کو استقامت کہتے ہیں جو اُس چیز کے وجود کو قائم و برقرار رکھنے اور اسے دوام بخشنے کا موجب ہوتا ہے۔ حضور نے اِن معانی کو ایک نہایت ہی لطیف باایں ہمہ کمال درجہ عام فہم مثال سے واضح کرکے استقامت کی اصل حقیقت پر بہت ہی مسحور کُن انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ استقامت سے کیا مراد ہے فرماتے ہیں:-

"میں نے کہا ہے کہ استقامت بڑی چیز ہے (لیکن پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ) استقامت سے کیا مراد ہے؟ (سو جاننا چاہیئے کہ) ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے۔ مثلاً دُوربین کے اجزاء کو اگر جُدا جُدا کرکے اُن کو اصل مقامات سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دیں وہ کام نہ دے گی۔ غرض وضع الشئ فی محلہ کا نام استقامت ہے۔ پس جب تک انسانی بناوٹ کو ٹھیک اسی حالت پر نہ رہنے دیں اور اسے مستقیم حالت میں نہ رکھیں وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کرسکتی۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱)

الفاظ مختصر ہیں لیکن اِن میں علم و حکمت اور معرفت کا ایک بیش بہا خزانہ پوشیدہ ہے۔ حق یہ ہے کہ حضور نے دریا کو کوزہ میں بند کر دکھایا ہے۔ ہر چیز کے وجود کا قیام اِس امر پر منحصر ہے کہ اُس کے اجزائے ترکیبی ایک خاص وزن یا اندازے کے مطابق باہم منضبط اور ایک دوسرے کے ساتھ مربوط رہیں۔ دوربین اُسوقت تک ہی دُوربین کہلاتی ہے جب اُس کے اجزا ایک خاص اندازے کے مطابق اپنے اپنے مقام پر ہوں، جونہی اس کا کوئی جُز اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے اُس کی دُوربینی ختم ہو جاتی ہے بعینہٖ اسی طرح کیمرہ out of focus ہو کر اپنی افادیت کھو بیٹھتا ہے۔ یہی حال اُس شخص کا ہوتا ہے جو قبولِ حق کے بعد اعمالِ صالحہ بجالا کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق استوار کر لیتا ہے۔ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق اُس وقت تک ہی قائم رہ سکتا ہے جب تک وہ جادۂ مستقیم پر گامزن رہتا ہے۔ جونہی وہ جادۂ مستقیم سے ذرہ بھر بھی ہٹتا ہے خدا تعالیٰ سے اُس کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے یا اس میں کدورت واقع ہو جاتی ہے۔ اِس کیفیت کو دُوسرے الفاظ میں یُوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جادۂ مستقیم سے ذرہ بھر بھی اِدھر اُدھر ہونے کی وجہ سے اُس کی استقامت میں فرق آجاتا ہے۔ اسی لئے انسان کی اُس کیفیت کو جس کے زیر اثر وہ ایک دفعہ جادۂ مستقیم پر گامزن ہونے کے بعد پھر اس سے ذرا بھر بھی نہیں ہٹتا بلکہ ہر مشکل اور صعوبت کو برداشت کرتا ہوا جادۂ مستقیم پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے استقامت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

جب کسی انسان یا جماعت میں مستقیم الحال ہونے کی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اُس فرد یا جماعت کو اپنی غیر معمولی نصرت کا مورد بنا کر اسے کامیابیوں سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے اور وہ بالآخر فائز المرام ہو جاتے ہیں۔ ان کے راستہ میں اگر بڑی سے بڑی رکاوٹ بھی پیدا ہو تو وہ از خود دور ہو جاتی ہے حتّٰی کہ راہ میں حائل ہونے والے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر کالعدم ہو جاتے ہیں۔ مومنوں کی کامیابی کا اصل راز ان کی یہ استقامت ہی ہوتی ہے۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استقامت کو سب سے بڑا معجزہ قرار دیا ہے (حوالہ کے لئے دیکھیں ملفوظات جلد ہفتم ص۶۲) اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور نہ صرف اپنی ذات میں مستقیم الحال ہوتے ہیں، بلکہ دوسروں کو بھی جادۂ مستقیم پر گامزن کرکے انہیں استقامت کے بنیادی وصف سے متصف کر دکھاتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوتے تھے اِس لئے آپ نے بھی اپنے آنے کی یہی غرض بیان فرمائی کہ لوگوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کرنے کے بعد انہیں استقامت کے وصف سے متصف کیا جائے تاکہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کا وسیلہ ثابت ہو سکیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی بعثت کی اس غرض کے پیشِ نظر پہلے تو یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ عام قانون ہے کہ وہ نفوس انبیاء کی طرح دنیا میں بہت سے نفوس قدسیہ ایسے پیدا کرتا ہے جو فطرۃً استقامت رکھتے ہیں اور پھر اپنے وجود کو پیش کرکے بتایا کہ اِس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے مامور من اللہ کی حیثیت سے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ تا میں لوگوں کو استقامت کے وصف سے متصف کروں۔ اپنی بعثت کی اِس غرض کو واضح فرمانے کے بعد آپؑ نے اپنے متبعین کو خدا تعالیٰ سے استقامت چاہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں پھر کہتا ہوں کہ اِس وقت بھی خدا تعالیٰ نے دُنیا کو محروم نہیں چھوڑا اور ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ ہاں اپنے ہاتھ سے اس نے ایک بندہ کو کھڑا کیا ہے اور وہ وہی ہے جو تم میں بیٹھا ہوا بول رہا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے نزولِ رحمت کا وقت ہے۔ دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدِّنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔"

(ملفوظات جلد نہم ص۲۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک زبردست کارنامہ ہے کہ استقامت کی حقیقت اس کے عظیم الشان ثمرات اور اس کے حصول کے طریق کو واضح کرکے اور اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرکے انہیں استقامت کے بنیادی وصف سے متصف کر دکھایا اور اِس طرح دنیا میں اسلام کے غالب آنے کی راہ ہموار کر دکھائی۔

کتنے کوثر تھے جو ہم کو تیرے آنے سے ملے!

دیکھ لینے سے ملے اور نہ دکھانے سے ملے!
منزلِ دوست، دل و جاں کو لٹانے سے ملے!

درد کے جام، قناعت کے کنول، صبر کے پھول
کیا گہر تھے جو ہمیں دل کے خزانے سے ملے!

ساقیٔ بزمِ دو عالم! تری رحمت پہ نثار
کتنے کوثر تھے جو ہم کو تیرے آنے سے ملے!

ایک مرکز پہ ہوا مشرق و مغرب کا ہجوم
سینکڑوں بچھڑے ہوئے تیرے ملانے سے ملے!

کون جانے کہ ابھی کس کا ہے دامن اپنا
درد کتنے ہمیں بے درد زمانے سے ملے!

ہم نے ہر در میں دیکھا یہی انسان کا نصیب
رزق حیلے سے ملے، موت بہانے سے ملے!

(عبدالسلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظام خلافت کی برکات

(مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کوئٹہ)

خلافت کا نظام ایک بابرکت نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں امتِ مسلمہ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ خلافتِ روحانی کا یہ انعام مسلمانوں میں قیامت تک جاری و ساری رہے گا جیسا کہ یہ نظام پہلی قوموں میں بھی جاری تھا۔ اس کے جاری رکھنے میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے کہ تا انبیاء کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے نبی کا کام تو صرف روحانی بیج بونا ہوتا ہے اور اس کی آبیاری اور پھلنا اور پھولنا خلافت کے ذریعہ ہوتا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"خلافت کا نظام ایک بہت ہی مبارک نظام ہے جس کے ذریعہ آفتابِ نبوت کے ظاہری غروب کے بعد اللہ تعالیٰ ماہتابِ نبوت کے طلوع کا انتظام فرماتا ہے اور الٰہی جماعت کو اس دھکے کے خطرات سے بچا لیتا ہے جو نبی کی وفات کے بعد نوزائیدہ جماعت پر ایک بھاری مصیبت کے طور پر وارد ہوتا ہے نبی کا کام جیسا کہ قرآن مجید کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے تبلیغ ہدایت کے ساتھ مومنوں کی جماعت کی دینی تعلیم ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت اور انکی تنظیم سے تعلق رکھتا ہے اور یہ سارے کام نبی کی وفات کے بعد خلیفہ وقت کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں جن کا وجود جماعت کو انتشار سے بچا کر انہیں ایک مضبوط لڑی میں پروئے رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں نبی کا وجود جماعت کے لئے محبت اور اخلاص کے تعلقات کا روحانی مرکز ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ اتحاد اور یک جہتی اور باہمی تعاون کا سبق سیکھتے ہیں اور خلیفہ کا وجود اس درسِ وفا کو جاری اور تازہ رکھنے کا ذریعہ بنتا ہے اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے وجود کو جو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے خلیفہ کے وجود کے ساتھ لازم و ملزوم ہے، ایک بہت بڑی نعمت قرار دیا ہے اور اسے انتہائی اہمیت دی ہے اور جماعت میں انتشار پیدا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔ یعنی جو شخص جماعت سے کٹتا ہے اور اس کے اندر تفرقہ پیدا کرتا ہے، وہ اپنے لئے آگ کا راستہ کھولتا ہے۔ اور دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ (مشکوٰۃ المصابیح صـ۳۰) یعنی اے مسلمانو! تم پر تمام دینی امور میں میری سنت پر عمل کرنا فرض ہے۔ اور میرے بعد خلفاءؓ کے زمانہ میں ان کی سنت پر عمل کرنا بھی واجب ہوگا کیونکہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوں گے۔ پس خلافت ایک نہایت ہی بابرکت نظام ہے نبوت کا نور جماعت کے سر پر جلوہ گر رہتا ہے اور یہ ایک بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی برکت ہے۔" (الفرقان خلافت نمبر ۱۹۶۷ء)

خلافت کی برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ دین کو تمکین حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس نعمت کا ذکر فرماتے ہیں

ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم

(سورۃ النور)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلافتِ ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی) "متعدد برکات ہیں جن کو شمار کرنا مشکل ہے۔ مسلمانوں کے سر آپ کے بارِ احسانات سے جھکے ہوئے ہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایمان اور دل کے واسطے امن کا موجب بنایا اور کفر و ارتداد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اسی طرح قرآن کریم کا حامیٔ اوّل اور خادم اوّل بھی بنایا اور آپ نے اللہ کی کتابِ مبین کی اشاعت کی توفیق پائی۔ آپ نے قرآن مجید کو جمع کرنے اور محبوبِ خدا تعالیٰ کی ترتیب کے مطابق اُسے مرتب کرنے میں اپنی تمام کوشش صرف کر دی۔" (سر الخلافۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حصۂ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یعنی جو علوم دینیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر ظاہر ہوں گے انہیں خدا دُنیا میں قائم کرے گا۔ اور کوئی ان کو مٹانے پر قادر نہ ہو سکے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب کی وجہ سے صحابہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ صحابہؓ نے جو حدیثیں جمع کیں وہ بجائے خود اتنا بڑا کارنامہ ہے جو ان کے درجہ کو عام لوگوں کے وہم و گمان سے بھی بلند تر کر دیتا ہے، پھر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کریم کے کامل ماہر اور اس کے عاشق تھے۔ اور آپ کے احسانات جماعت احمدیہ پر بہت بڑے ہیں۔ لیکن یہ سب وہ تھے جن میں سے کسی ایک پر بھی جاہل ہونے کا اعتراض نہیں کیا گیا اس لئے خدا تعالیٰ کی صفت علیم حسنِ شان اور حسن جاہ و جلال کے ساتھ میرے ذریعہ جلوہ گر ہوئی۔ اس کی مثال مجھے خلفاء کے زمرہ میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ میں وہ تھا جسے کل کا بچہ کہا جاتا تھا میں وہ تھا جسے احمق و نادان قرار دیا جاتا تھا۔ مگر عہدۂ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک امتِ مسلمہ اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے وہ کونسا اسلامی مسئلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا۔ مسئلہ نبوت۔ مسئلہ کفر۔ مسئلہ خلافت، مسئلہ تقدیر۔ قرآنی ضروری امور کا انکشاف۔ اسلامی اقتصادیات، اسلامی سیاسیات، اور اسلامی معاشرت وغیرہ پر تیرہ سو سال سے کوئی وسیع مضمون موجود نہیں تھا۔ مجھے خدا نے اس خدمتِ دین کی توفیق دی۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی ان مضامین کے متعلق قرآن کے معارف کھولے۔ جن کو آج دوست دشمن سب نقل کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی لاکھ گالیاں دے۔ مجھے لاکھ بُرا بھلا کہے۔ جو شخص اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا۔ اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑے گا اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جا سکے گا۔ چاہے پیغامی ہوں یا مصری ان کی اولادیں جب بھی دین کی خدمت کا ارادہ کریں گی۔ وہ اس بات پر مجبور ہوں گی کہ میری کتابوں کو پڑھیں، اور اُن سے فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ میں بلا فخر کہہ سکتا ہوں کہ اس بارہ میں سب خلفاء سے زیادہ مواد میرے ذریعہ سے جمع ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ پس مجھے یہ لوگ خواہ کچھ کہیں خواہ کتنی بھی گالیاں دیں۔ اِن کے دامن میں اگر قرآن کے علوم پڑیں گے تو میرے ذریعہ ہی اور دنیا ان کو یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ اے نادانو! تمہاری جھولی میں تو کچھ بھرا ہے وہ تم نے اسی سے لیا ہے۔ پھر اس کی مخالفت تم کس مونہہ سے کر رہے ہو۔"

(خلافت راشدہ صـ۲۵۳-۲۵۶)

ایک بڑی برکت نظام خلافت کے قیام میں یہ ہوتی ہے کہ خوف کی حالت کے بعد امن کی حالت پیدا ہو جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیتِ استخلاف

وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا

(سورہ نور) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وہ اپنے فضل و رحم سے بعض مومنوں کو خلیفہ بنا دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ امن کی حالت پیدا کر دے گا۔ اس امر کا مکمل اور اعلیٰ مصداق ہم خلافت (ابوبکرؓ) صدیقؓ کو ہی پاتے ہیں کیونکہ جیسا کہ حقیقت میں لوگ جانتے ہیں آپ کی خلافت کا وقت خوف و مصائب کا وقت تھا (باقی [illegible] پر)

(باقی [illegible] پر)

برطانیہ میں غانا کے ہائی کمشنر سے جماعت احمدیہ کے ایک وفد کی ملاقات

قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم جناب خواجہ نذیر احمد صاحب سکرٹری مسجد فضل لندن

افریقہ کے تاریک براعظم کو اسلام کی روشنی سے منور کرنے کے لئے آج سے نصف صدی پہلے جماعت احمدیہ نے افریقہ میں کام کا آغاز کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ عیسائی مشنری بھاری تعداد میں عیسائی حکومتوں کی پشت پناہی اور بھرپور تعاون سے اس سرزمین پر اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑے ہوئے تھے۔ سارے افریقہ میں ایک یا دو مبشرین اسلام نے نہایت بے سروسامانی اور ناساعد حالات میں باشندگان افریقہ کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا فریضہ اپنے ذمہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اپنے بلند ہمت امام کی دعاؤں اور ان تھک کوششوں کے طفیل یہ فرزندان اسلام مصائب اور مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔ آخر وہ وقت آیا کہ عیسائی منادا اپنے لاؤ لشکر سمیت مجاہدین اسلام کے ہاتھوں پسپا ہونے اور ہر طرف اسلام کا ڈنکا بجنے لگا۔

سیدنا حضرت بلال رضی کی اولاد جو دیر تک اندھیرے میں بھٹکنے کے بعد رسول عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت بابرکات کے طفیل دوبارہ جادۂ مستقیم پر گامزن ہو گئی اندھیرے چھٹ گئے اور اجالوں نے ڈیرا ڈال لیا۔ وہ جو کبھی گمراہی و جہالت کا شکار تھے مبشرین اسلام کی مساعی جمیلہ اور تعلیم و تربیت سے معلم بن گئے افریقہ کے کونے کونے میں اسلام کی منادی کی۔ ان کی وارفتگی اور فدائیت کو دیکھتے ہوئے مرکز پر عظیم ذمہ داریوں اور بے پناہ مصروفیات کے باوجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اپنے ان روحانی فرزندوں کی روحانی تشنگی کو مٹانے کے لئے بنفس نفیس مغربی افریقہ کا سفر اختیار فرمایا اور چند دن اس قدیم اور عظیم قوم کے درمیان رونق فرما رہے۔ ان کے ایمانوں کو جلا بخشی ان کی روحانی اور مادی ضروریات کا بچشم خود مطالعہ فرمایا اور الٰہی منشا کے تحت ایک نئی سکیم "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے جاری فرمائی جس کے ذریعہ وہاں انشاء اللہ کئی نئے سکول اور ہسپتال کھولے جائیں گے اور کھل چکے ہیں اور ان سے جو آمد ہو گی وہ بھی انہی ملکوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے خرچ ہو گی۔

مغربی افریقہ کے جن چھ ممالک کا حضرت اقدس نے دورہ فرمایا تھا ان میں غانا کی سرزمین اپنی خوش بختی پر جس قدر ناز کرے کم ہے۔

مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک کے سفراء کو اپنی مساعی اور خدمات سے روشناس کرنے کے لئے مکرم و محترم بشیر احمد خاں صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے سہ رکنی وفد کی قیادت فرماتے ہوئے جس میں مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی سیکنڈ سیکرٹری سفارتخانہ پاکستان اور خاکسار خواجہ نذیر احمد پریس سیکرٹری مسجد فضل لندن ہز ایکسی لینسی ایچ۔ وی۔ ایچ سیکی H.V.H SEKYI ہائی کمشنر غانا متعینہ لندن سے ملاقات کی۔ ملاقات کا دن ۲۳ مئی سنہ ۷۲ء ۱۱ بجے صبح تھا وفد مکرم امام صاحب کی معیت میں ہائی کمشنر صاحب کے دفتر پہنچا افسر استقبال سے تعارف کے بعد وفد ہز ایکسی لینسی کے پرنسپل سیکرٹری کے ساتھ ان کے کمرے میں پہنچا۔ مکرم امام صاحب نے اراکین وفد کا تعارف کرانے کے بعد جماعتی سرگرمیوں خصوصاً غانا میں جماعت کے کارہائے نمایاں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نصرت جہاں سکیم کے بارے میں تفصیلاً معلومات بہم پہنچائیں اور بتایا کہ جماعت کس طرح اہل غانا کی خدمت تعلیمی۔ ثقافتی، طبی اور مذہبی طور پر کر رہی ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دورہ کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ ہائی کمشنر صاحب بڑی توجہ اور دلچسپی سے باتیں سنتے رہے اسی ضمن میں محترم امام صاحب نے غانا میں جماعت کے جاری کردہ ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹروں کی ترسیل کے بارے میں مشکلات کا ذکر کیا۔ ہز ایکسی لینسی نے وعدہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں وہ اپنی حکومت کی توجہ مبذول کرائیں گے۔ محترم امام صاحب نے ہائی کمشنر صاحب کو مشن آنے کی دعوت دی جسے انہوں نے بخوشی قبول فرمایا۔ عنقریب دوسرے افریقی ممالک کے سفراء سے ملاقات اور دعوت کی منظوری کے بعد ہز ایکسی لینسی کو تاریخ سے مطلع کر دیا جائیگا اس کے بعد محترم امام صاحب نے ہائی کمشنر صاحب کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ ہز ایکسی لینسی نے قرآن مجید بڑے احترام اور خوشی کے ساتھ لیا اور کہا کہ میں نے اس سے قبل بھی قرآن پڑھا ہے اور کہا کہ سچائی دوسرے مذاہب کی الہامی کتابوں میں بھی ہے مگر میں نے سب سے بڑھ کر سچائی قرآن میں پائی۔

محترم امام صاحب نے لندن مشن کی مطبوعات کا ایک سیٹ اور AFRICA SPEAKS کی ایک کاپی بھی ہائی کمشنر صاحب کو پیش کی۔ جسے انہوں نے بڑی دلچسپی سے دیکھا اور سالٹ پانڈ کی تصاویر دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ ہز ایکسی لینسی خود سالٹ پانڈ کے رہنے والے ہیں

ہز ایکسی لینسی نے اراکین وفد اور اپنے ذاتی عملے کے ساتھ متعدد فوٹو اتروائے یہ ملاقات تقریباً آدھ گھنٹہ رہی۔

اسکے بعد محترم امام صاحب سفیر پاکستان جنرل محمد یوسف صاحب سے بھی ملے اور ان سے بھی لندن مشن کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا نیز مشن آنے کی دعوت دی۔

اللہ تعالیٰ جماعت کی مساعی میں برکت عطا کرے اور متلاشیان حق کو رشد و ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

دشمن کے مقابلہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ میں غزوات (جنگوں) اور دشمن کی طرف سے مشکلات و مصائب کے مختلف حالات کا ذکر موجود ہے دشمن کی طرف سے مشکلات کے وقت آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ مندرجہ ذیل دعا کا ورد کثرت سے کیا کرتے اور صحابہ کرام کو بھی اس دعا کی تلقین فرمایا کرتے تھے:-

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(مسند احمد و ابوداؤد)

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دشمن قوم سے خطرہ ہوتا تو آپ خدا تعالیٰ کے حضور یوں دعا کرتے تھے کہ اے اللہ ہم تجھے ہی ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری ہی پناہ مانگتے ہیں۔

یہ وہ مختصر دعا ہے جو اپنے الفاظ کے لحاظ سے جامع و مانع ہے اور اس کے الفاظ کا انتخاب ایک طرف دشمن کے ناپاک عزائم کو ظاہر کرتا ہے تو دوسری طرف ایک مسلمان کے عقیدہ کا اظہار ہے کہ اے خدا دشمن کے مقابلہ میں تو ہی ہمارا دفاع کر اور اس کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ موجودہ حالات میں جب کہ ہمارا ملک اندرونی اور بیرونی دونوں طور پر مہیب خطرات سے گھرا ہوا ہے۔ ہمیں بھی اس دعا کا ورد دن رات اور کثرت سے کرنا چاہیئے۔

★ زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ خلافت کی برکات (بقیہ ۳)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو اسلام اور اسلامیان پر کوہ مصائب ٹوٹ پڑا۔ بہت سے منافق مرتد ہو گئے اور ان مرتدین کی زبانیں تیز ہوئیں۔ اور کئی افترا پرداز مدعی نبوت بن گئے اور بہت سے بادیہ نشین ان کے گرد جمع ہو گئے حتیٰ کہ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور فاجر لوگ مسیلمہ کذاب سے مل گئے۔ فتنوں کی آندھیاں اور جھکڑ چلنے لگے اور مصائب و آلام کی کثرت ہو گئی اور اندرونی و بیرونی آفات نے ہر طرف سے گھیر لیا اور مومن ایک جنبش و گردش میں آ گئے اس وقت تمام نفوس آزمائش میں ڈالے گئے اور المناک وحشتناک حالات نمودار ہو گئے اور اہل ایمان اس حد تک لاچار و بے بس ہو گئے گویا ان کے دلوں پہ دہکتے انگارے رکھ دیئے گئے ہوں۔ یا ان کو ذبح کر دیا گیا ہو۔ کبھی وہ خیر البریہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فراق پر آنسو بہاتے اور کبھی ان فتنوں پر جن کی آگ شدت سے بھڑک رہی تھی اور امن و سکون کی کوئی کرن نظر نہ آتی تھی، بدباطن فتنہ پرداز لوگ ہر طرف چھا رہے تھے۔ مومنوں کو خوف اور گھبراہٹ بلا کی تھی۔ دل دہشت و خوف کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ ایسے نازک وقت میں اللہ تعالےٰ نے ابوبکرؓ کو حاکمِ وقت اور خلیفہ خاتم النبیینؐ بنایا۔ منافقوں۔ کافروں۔ ارتداد اختیار کرنے والوں کے جن حالات و اطوار کا آپ نے مشاہدہ کیا۔ اس سے آپ ایک بحرِ غم میں ڈوب جاتے۔ آپ کی چشم گریاں سے ساون بھادوں کی جھڑی لگ جاتی۔ آپ کی آنکھوں سے دریائے اشک ابلنے لگتا اور آپ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا مانگتے۔ کہ اے اللہ اسلام اور اہل اسلام کی خیر ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میرے والد خلیفہ ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے امارت ان کے سپرد کی اس وقت انتخابِ خلافت ہوتے ہی ہر طرف فتنہ و فساد موجزن ہو گیا۔ اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سر نکالنے لگے اور مرتد و منافق لوگوں نے بغاوت کر دی۔ آپ (حضرت ابوبکرؓ) پر ایسے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ کسی پہاڑ پر ٹوٹتے تو وہ فی الفور گر کر پاش پاش ہو جاتا۔ لیکن آپ کو نبیوں والا صبر عطا کیا گیا تھا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ کی مدد آ گئی۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت قتل ہوئے مرتد ہلاک ہو گئے۔ فتنے زائل ہو گئے۔ مصائب جاتے رہے۔ معاملہ صاف ہو گیا۔ امرِ خلافت مستحکم و پختہ ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو آفات و مصائب سے نجات دی۔ ان کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دیا۔ اور ان کے دین کو ان کے لئے مضبوط کر دیا۔ اور ایک عالم کو حق پر قائم کیا۔ اور مفسد روسیاہ ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اپنے صدیق بندے کی مدد فرمائی اور طاغوت و سرکش لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور کفار کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ انہوں نے پسپا ہو کر توبہ و رجوع کیا۔ اور یہی اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا جو تمام سچوں سے بڑھ کر سچا ہے۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ ص۱۵)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الحکم میں فرمایا:-

"جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا میں ایک زلزلہ آ جاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے اور پھر گویا از سر نو اس خلیفہ کے ذریعہ استحکام ہوتا ہے۔"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد ولایت حسین صاحب ساکن ربوہ حال کراچی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی بائیں ٹانگ میں شدید درد ہے اور آج کل جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ہدایت اللہ ہادی۔ کراچی نمبر ۵)

۲۔ خاکسار کا اکلوتا بچہ رضوان احمد ملک بعمر ساڑھے آٹھ ماہ ہفتہ عشرہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے بچے کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(ملک بشیر احمد انسپکٹر وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ میرا پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپریشن کے بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت عطا فرمائے۔ (فضل کریم احمد۔ مٹھہ ٹوانہ)

۴۔ عاجز ایک لمبے عرصہ سے سخت ابتلا میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنا رحم اور فضل فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(انیس محمود صدیقی۔ کراچی)

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ نور جو آج دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ اور جس کے متعلق اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ نور ہمارے ذریعہ سے پھر ظاہر ہو۔"

تحریک جدید کے ذریعہ اکنافِ عالم میں حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کو پھیلانے کے لئے ایک عظیم الشان مہم شروع ہے۔ لہٰذا ہمارے مجاہدینِ تحریک جدید کو چاہیئے کہ اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بڑھائیں تاکہ دنیا کے ہر خطہ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور پہنچ جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس فوری توجہ فرمائیں

ہمارا مالی سال یکم نومبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں اور چندہ مجلس اطفال کی وصولی کی رفتار نہایت غیر تسلی بخش ہے۔ وصولی کی حالت کو تسلی بخش اور خوش کن معیار پر پہنچانے کے لئے آپ بھی برابر کے ذمہ دار ہیں۔ دیہات میں گندم کی فصل برداشت ہو چکی ہے۔ اس وقت چندہ کی وصولی نہایت آسان ہے۔ کوشش کر کے چندہ وصول کریں اور مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ اطفال کی رپورٹ بھجوائیں

قائدین و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ ہر ماہ اپنی مجلس اطفال کی کارگزاری کی رپورٹ ضرور مرکز میں ارسال کریں۔ رپورٹ فارم مرکزی شعبۂ اطفال کو خط لکھ کر حاصل کر لیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم مہر محمد وریام صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مقصہ سندرانہ چنڈ ضلع جھنگ کے والد محترم مہر سردار بخش صاحب سندرانہ مورخہ ۱۰ مئی بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے شب بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم مہر صاحب بہت صلح جو اور علاقے کے مانے ہوئے فرد تھے۔ اپنے گاؤں کے سب سے بڑے زمیندار ہونے کے باوجود انتہائی سادہ لباس اور سادہ مزاج تھے بہت کم گو تھے غرباء کی امداد ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ اپنے پیچھے چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد عاصم حلیم معلم وقف جدید مرکزیہ۔ ربوہ)

۲۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب آف گھٹیالیاں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور قربانی کرنے والے احمدی تھے اور نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے

(سید غلام احمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں خورد)

قائدین و ناظمینِ مال خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی بھی ابھی سے شروع کی جائے۔ اور اس کا چندہ بھی مرکز کو بھجوانا شروع کر دیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی لیگوس (نائیجیریا) میں آمد

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے کثیر احباب نے ہوائی اڈہ پر پہنچکر صدر کا پرتپاک خیر مقدم کیا

صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی نائیجیریا میں پہلی بار آمد کی خبر تمام اہل نائیجیریا کے لئے انتہائی مسرت کا باعث تھی۔ پاکستان کے حالیہ بحران میں نائیجیریا کے سربراہ مملکت جناب جنرل گوون صاحب نے جس رنگ میں پاکستان کی واشگاف الفاظ میں کھل کر حمایت کی ہے اس کی وجہ سے دونوں ممالک میں تعلقات قریب تر اور مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صدر پاکستان نے اپنے حالیہ مشرق اوسط اور افریقہ کے ممالک کے دورہ میں نائیجیریا جانے کا پروگرام بھی رکھا تاکہ یہاں کے حکام اور لوگوں کا وہ ذاتی طور پر شکریہ ادا کر سکیں۔ یقیناً آپ کی آمد سے دونو ملکوں کے درمیان مزید خوشگوار تعلقات کا ایک نیا باب کھل گیا ہے خدا تعالیٰ اسے ملک و ملت کے لئے ہر لحاظ سے بہتر کرے۔ آمین۔

صدر پاکستان کا قیام لیگوس میں صرف چودہ گھنٹے کے مختصر عرصہ کے لئے تھا۔ آپ ۴ ر جون کی شام کو سات بجے تشریف لائے اور ۵ ر جون کو صبح نو بجے گنی کے لئے روانہ ہو گئے آپ کا یہ پروگرام یہاں انتہائی مصروف تھا۔ آپ کی آمد سے قبل نائیجیریا کے سفیر جناب ایس ایم قریشی صاحب نے حکومت کے تعاون سے استقبال کا نہایت ہی سادہ اور پاکستانی روایات کے مطابق پروگرام مرتب کیا جسے آپ نے نائیجیریا میں مقیم پاکستانی احباب کے مشورے سے طے کیا تھا۔

صدر پاکستان کی لیگوس میں آمد کی خبر تمام جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کے لئے انتہائی خوشی کا باعث تھی کیونکہ پاکستان وہ ملک ہے جس سے ان کو خاص روحانی لگاؤ ہے یہ ملک ان کے پیارے امام و خلیفہ کا مسکن ہے اور یہاں سے ہی مبلغین اسلام کی آمد ان کی روحانی تسکین کا باعث ہوتی ہے اس لئے ایسے ملک کے صدر کی آمد سب احمدی کے لئے دلی مسرت کا باعث تھی۔ اور اس کا اظہار نہایت ہی پروقار اور شاندار استقبال کی صورت میں کیا گیا۔

۴ ر جون کو صدر پاکستان کی آمد سے کافی وقت پہلے احباب جماعت ایرپورٹ پر پہنچنا شروع ہو گئے اگرچہ عین وقت پر بارش شروع ہو گئی مگر پھر بھی احباب کثیر تعداد میں موقع پر پہنچ گئے ان کے ہاتھ میں سبز اور سفید کارڈ تھے جن پر صدر پاکستان کے جماعت احمدیہ کی طرف سے استقبال اور پاکستان اور نائیجیریا کے تعلقات کے ترقی پذیر رہنے کے لئے دعائیہ فقرات نمایاں طور پر لکھے ہوئے تھے۔ صدر پاکستان کا رنگ برنگے لباسوں میں ملبوس مقامی احباب کی طرف سے یہ استقبال ہر ایک کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر رہا تھا۔ اس وجہ سے مقامی پریس اور ٹی وی پر اسے نمایاں طور پر پیش کیا گیا۔

صدر پاکستان کی آمد کا وقت سات بجے شام تھا۔ پی آئی اے کا جہاز عین وقت پر فضا میں نمودار ہوا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ پی آئی اے کی پرواز لیگوس میں آئی تھی۔ اس کی آمد ایرپورٹ پر موجود پاکستانیوں کے لئے بہت خوشی کا موجب تھی۔ مکرم جنرل گوون صاحب صدر نائیجیریا جو معزز مہمان کے استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے نے خود ہوائی اڈہ پر پہنچکر صدر پاکستان کا استقبال کیا اور اس موقعہ پر ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور گارڈ آف آنر پیش کیا گیا اس کے بعد دونو صدر وی آئی پی روم کی طرف آئے۔ اس موقعہ پر دونو کے گلوں میں ہار ڈالے گئے۔ خاکسار نے صدر پاکستان اور عزیزم مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی نے صدر نائیجیریا کے گلے میں ہار ڈالے خاکسار نے صدر پاکستان کو جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور ان کو بتایا کہ ہماری مقامی جماعت ان کے استقبال کے لئے باہر چشم براہ ہے۔ یہاں کے مشہور اخبار ڈیلی ٹائمز نے اس کی خبر اگلے روز یوں پیش کی۔

"احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کے سربراہ مولوی محمد اجمل شاہد نے پریذیڈنٹ بھٹو کو پھولوں کے ہار پہنا کر ان کا استقبال کیا۔"

ایرپورٹ پر استقبالیہ تقریب کے بعد دونوں صدر اور دیگر افراد کی کاروں کا قافلہ ایک جلوس کی صورت میں گورنمنٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوا۔

جونہی صدر ایرپورٹ کے گیٹ پر پہنچے تو وہاں جماعت احمدیہ کے احباب بڑی تعداد میں جھنڈے تھامے ہوئے موجود تھے اور انہوں نے نعرہ ہائے تکبیر پریذیڈنٹ بھٹو زندہ باد۔ جنرل گوون زندہ باد اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کئے مقامی لوگوں کی طرف سے پاکستانی انداز میں استقبال سے دونوں صدر خوب محظوظ ہوئے اور انہوں نے مسکرا کر اور خوب ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیا۔

صدر پاکستان کے ساتھ قافلہ میں تقریباً ۳۵ افراد آئے ہوئے تھے۔ ان کا قیام فیڈرل پیلس ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ چنانچہ رات کو مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی اور خاکسار بمعہ چند مقامی احباب کے وہاں پہنچے اور پریس اور ٹی وی کے نمائندگان اور دیگر احباب سے ملاقات ہوئی۔ ان کے استفسار پر نائیجیریا کے حالات اور جماعت کی ترقی وغیرہ کے متعلق بات چیت ہوئی۔ یہ دوست بھی جماعت کے استقبال سے بہت متاثر تھے۔

اگلے دن صبح نو بجے روانگی تھی۔ چنانچہ صدر پاکستان پونے نو بجے ایرپورٹ پر پہنچے۔ صبح بھی کئی

--- ---

پاکستانی احباب پہنچے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر صدر موصوف کا پاکستانی مقیم احباب نائیجیریا کے ساتھ اجتماعی فوٹو ہوا اور ملاقات بھی ہوئی۔ خاکسار نے اپنی ملاقات میں ان کو بتایا کہ ہم ان کے مشن اور دورہ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں جس کا انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ صدر صاحب کو ایک تحریری استقبالیہ خط بھی دیا گیا جس میں جماعت کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہا گیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم سفیر پاکستان کے ارشاد پر کہ زیادہ سے زیادہ پاکستانی افراد کو ایرپورٹ پر پہنچ کر استقبال کرنا چاہیئے لیگوس میں مقیم احمدی احباب کے علاوہ اجیبواڈوے سے مکرم روشن دین صاحب اور وہاں سے مکرم خالد گورایہ صاحب بھی اس میں شامل ہوئے مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب اور مکرم خالد گورایہ صاحب نے سفیر پاکستان کے ارشاد کے مطابق بعض فرائض کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرمایا۔

کانو سے مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف مبلغ سلسلہ اور وہاں سے مکرم یعقوب خان صاحب پرنسپل ناصر الدین سکینڈری سکول نے بذریعہ ٹیلیگرام اور خطوط صدر پاکستان کو خوش آمدید کہا۔ صدر پاکستان کی نائیجیریا میں آمد کی اور استقبال کی خبر نمایاں طور پر جماعت کے اخبار ہفت روزہ ٹروتھ میں فوٹو کے ساتھ شائع کی گئیں اور صدر صاحب موصوف کو دیگر تراشوں کے ساتھ سفارت خانہ کے ذریعہ سے پیش کی گئیں۔

الغرض صدر پاکستان کی نائیجیریا میں آمد عمومی طور پر تمام اہل نائیجیریا اور خصوصی طور پر افراد جماعت احمدیہ نائیجیریا اور یہاں مقیم پاکستانی افراد کے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہوئی۔ خدا تعالیٰ اس تعلق کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور دونوں ممالک کو ترقی کی راہوں پر گامزن فرمائے۔ (محمد اجمل شاہد)

اعلان گمشدہ

ایک ٹائیس ۱۶ ر جون بروز جمعہ گھر سے مسجد اقصیٰ تک یا مسجد میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی بھائی یا بہن کو ملا ہو تو دفتر الفضل یا اتالیق منزل دارالصدر غربی میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(عبدالرحمن اتالیق)

امراء اضلاع سے ضروری گزارش

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ ماہ ستمبر میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ:۔

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں۔ اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔ نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں۔ براہ مہربانی ان کے نام و ولدیت مع مکمل پتے ارسال فرمائیں تاکہ انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے۔ بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷